اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

نمبر ۵ | مطبوعہ ۲۹ جنوری سنہ ۱۸۹۱ع بروز پنجشنبہ | جلد ۱۹

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے۔ عـہ
ایضاً بیرونجات سے معہ محصول ڈاک۔ عـہ/
" دو کاپی سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی۔ عـہ/
ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دیجائیگی۔ ہر حالت میں قیمت پیشگی لیجائیگی۔

ایڈیٹوریل

انجیر کی تمثیل

خداوند یسوع مسیح کی یہہ تمثیل بطور خاص قوم یہود سے اور بطور عام مسیحیوں اور غیر مسیحیوں جملہ آدم زاد سے علاقہ رکھتی ہے۔ اگرچہ ہمارے مسیحی ناظرین نے اس تمثیل کو اکثر انجیل مقدس میں پڑھا ہوگا لیکن غیر اقوام کے فایدہ کے لئے اگر ہم اولاً تمثیل کو پورا لکھیں تو نامناسب نہ ہوگا۔ خداوند نے فرمایا کہ "کسی کے انگور کے باغ میں انجیر کا درخت لگایا گیا تھا اور وہ (باغ کا مالک) آیا اور اُسپر پھل ڈھونڈا اور نہ پایا۔ تب اُسنے باغبان کو کہا کہ دیکھہ تین برس سے میں آتا ہوں اور اس انجیر کا پھل ڈھونڈتا اور نہیں پاتا ہوں اُسے کاٹ ڈال کیوں زمین بھی روکی ہے۔ پر اُسنے جواب دیکے اُسے کہا اے خداوند اس سال اور بھی اسے رہنے دے تاکہ اُسکے گرد تھالا کھودوں اور کھاد ڈالوں شاید کہ پھل لاوے نہیں تو کاٹ ڈالیو"۔ لوقا ۱۳-۶ سے ۹ تک اس تمثیل کا بیان ایسا صاف ہے کہ تفسیر و شرح کی زیادہ ضرورت نہیں تاہم چند باتیں لکھنا مناسب سمجھتے ہیں۔ مفسرین انجیل نے اسکی تفسیر یوں کی ہے کہ باغ کا مالک خدا ہے۔ انگور کے باغ سے دُنیا مراد ہے۔ اور انجیر کا درخت قوم یہود ہے۔ باغبان خداوند یسوع مسیح ہے۔ اور تین سال موسیٰ اور نبیوں اور خداوند یسوع مسیح کا زمانہ ہے یا یہہ کہ مسیح یہودیوں میں تین برس اپنی خدمت کا کام کرتا رہا۔ یا یوں سمجھے کہ انسان کی زندگی کے تین زمانے یعنی لڑکپن جوانی اور بڑھاپا ہیں۔ غرض تین برس جو انجیر کے پھلنے کی انتظاری کے لئے کافی ہیں اُنکے خاتمہ پر بھی سوا پتوں کے اُسمیں کچھہ نظر نہیں آتا تو آخرالامر حکم ہوتا کہ "اسے کاٹ ڈال کیوں زمین بھی روکی ہے"۔ یہہ کیسے عبرت ناک الفاظ ہیں "اسے کاٹ ڈال"۔ یہہ سچ ہے کہ ہر فرد و بشر اس باغ عالم میں اپنی جگہہ روکے ہوئے ہے باغ کا مالک صبر کے ساتھہ ہر ایک سے پھلوں (کار ہائے خیر) کا انتظار کرتا ہے۔ ایک سال یونہیں گذر جاتا اور دوسرا شروع ہوتا ہے۔ لڑکپن کھیل کود لہو ولعب میں گذر جاتا۔ جوانی میں آنکھوں میں چربی چھا جاتی نیک و بد کچھہ نہیں سوجھتا شوق عیش و عشرت طلب مال و دولت نفسانی و جسمانی خواہشات کی پیروی میں انسان دیوانہ وار جویاں اور پویاں رہتا۔ اور نہیں جانتا۔ کہ "اُسکی عمر کے دن ڈاک سے بھی جلد رو ہیں وے اڑ جاتے اور چین نہیں دیکھتے ہیں"۔ ایوب ۹-۲۵ وہ نہیں سوچتا کہ خدا کی مہربانی اُسپر اسی لئے ہے کہ وہ توبہ کرے اور اُسکے لایق پھل لاوے۔ ناظرین شاید ہم تم میں سے کسیکی نسبت ۱۸۹۰ء کے اختتام پر مالک باغ کیطرف سے

فرمایا گیا کہ" اسے کاٹ ڈال کیوں زمین بھی روکتی ہے۔ لیکن اس سفارش کنندہ یسوع مسیح خداوند کی سفارش پر جو سلے ہوئے سینٹھے کو نہیں توڑتا اور دھواں اٹھتے ہوئے سن کو نہیں بجھاتا فرمایا ہو کہ اس سال ۱۸۹۱ء میں اور سے رہنے دے تاکہ اسکے گرد تھالا کھودوں اور کھاد ڈالوں شاید کہ پھل لاوے نہیں تو بعد اسکے کاٹ ڈالیو ہمکو فی الحال اس باغ عالم میں مالک باغ نے اور رہنے دیا تاکہ امسال اسکے حسب مراد پھل لادیں۔ خدا کرے نورافشاں کے ناظرین میں سے کوئی ایسا نہ ہو جسکے حق میں سال رواں میں یہہ فتوی دیا جائے کہ اسے کاٹ ڈال کیوں زمین بھی روکی ہے +

آدم وحوا کی پیدائش کا بیان اور شیطان کے بہکانے سے انکا الہی حکم توڑ کر درخت ممنوعہ کے پھل کو کھانا اور باغ عدن سے نکالا جانا موسیٰ کی کتاب پیدائش کے دوسرے اور تیسرے باب میں نہایت صاف طور پر لکھا گیا ہے۔ لیکن جب اس بیان کو قرآن میں سورہ بقر میں پڑھتے ہیں تو مجمل طور پر اور بعض باتیں ایسی گول ہیں کہ انکی تفسیر مفسرین نے مختلف طرح پر کی ہیں۔ ہمیں یاد پڑتا ہے کہ ایک دفعہ آدم کی نافرمانی اور حکم عدولی احکم الحاکمین کے ذکر میں ایک سید صاحب نے بطور معذرت اپنا خیال آدم کو بیقصور ٹھہرا انکی نسبت یوں ظاہر کیا کہ خدا تعالیٰ نے آدم کو اس درخت کے پھل سے کھانیکو منع نہیں کیا تھا۔ بلکہ صرف یہہ فرمایا تھا لا تقربا هذه الشجرة یعنی تم اس درخت کے پاس نہ جانا نہ یہہ کہ تم اسکے پھل کو نہ کھانا پس آدم اس معاملہ میں قصوروار نہیں معلوم ہوتا" کیا عجیب خیال ہے! پھر اس جملہ کی نسبت کہ فتلقی آدم من ربه کلمات فتاب علیه لوگ طرح طرح کے خیال ظاہر کرتے اور مختلف طور پر تفسیریں کرتے ہیں شیعہ کہتے ہیں کہ آدم نے خدا سے پنجتن کے نام سیکھ لئے۔ اور انکے ذریعہ انکی توبہ قبول ہوئی۔ ایک مشہور قول یہہ ہے کہ وہ کلمے جنکا ذکر قرآن میں ہے کہ آدم نے اپنے رب سے سیکھے یہہ ہیں ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنکونن من الخاسرین۔ اگر شیعوں کا قول قبول کیا جائے تو یہہ مشکل ہے کہ پنجتن نے آپ اپنے گناہوں کا اقرار کیا اور محتاج معافی تھے پس انکے نام لینے سے آدم کا گناہ کیونکر معاف ہو سکتا ہے؟ اور اگر مرقومہ بالا مشہور قول کو قبول کیا جاوے جسکے معنی ہیں کہ اے رب ہمارے ہمنے ظلم کیا اپنے نفسوں پر اور اگر تو ہمیں معاف نہ کرے اور ہم پر رحم نہ کرے تو البتہ ہم نقصان پانیوالوں میں سے ہو جاوینگے تو ہم دیکھتے ہیں کہ گنہگار کا ایسا عذر والتجا عدالت الٰہی میں مخل ہوگا۔ اگر صرف اتنا کہنے پر وہ گنہگار کو معاف فرماوے تو ہر کوئی ان کلمات کو کہہ سکتا ہے۔ پس ضرور آدم وحوا نے اس خوشخبری کو سنکر کہ عورت کی نسل سانپ کے سر کو کچلے گی۔ جیسا کہ پیدائش کے تیسرے باب کی ۱۵ آیت میں لکھا ہے۔ کلمۃ اللہ کا کلمہ سیکھا اور معافی حاصل کی اور بس +

تھوڑا عرصہ ہوا کہ ایک مسیحی عنایت فرما کی معرفت مولوی غلام نبی صاحب امرتسری کی تفسیر جو انہوں نے دانیئل کے نویں باب کی ۲۵ آیت پر لکھی ہے اور اسمیں کوشش کی گئی کہ کسی صورت سے وہ نبوت مسیح خداوند پر ثابت نہ ہو ہمارے پاس پہنچی تھی۔ ہم چاہتے تھے کہ اگر مناسب معلوم ہوا تو کسی وقت اسکی نسبت اپنا کچھ خیال ظاہر کرینگے۔ لیکن فی الحال ہمارے دقیقہ رس مسیحی نفس پادری جی ایل ٹھاکر داس صاحب نے اس تفسیر کا ایک مدلل ومطول جواب لکھکر ہمارے پاس بھیجا ہے جسکو ہم من وعن ناظرین نورافشاں کے ملاحظہ کے لئے درج اخبار کرتے ہیں

اخبار عام مطبوعہ ۱۹ جنوری ناقل ہے کہ "مرزا غلام احمد قادیانی بھی عجیب شخص ہیں۔ بقول اخبار مرادآباد کے وہ دعوی کرتے ہیں کہ وہ مسیح موعود ہیں۔ وہ یہہ بھی کہتے ہیں کہ تمام جہان کے سامنے اسکی تبلیغ مجھپر فرض ہے۔ یہہ بات انہوں نے ایک کتاب میں لکھی ہے جو فتح اسلام کے نام سے انہوں نے تالیف اور مشتہر کی ہے۔ ہم اخبار نورافشاں کو متوجہ کرتے ہیں کہ مرزا صاحب کی خبر لیجئے وغیرہ"۔ ہم اپنے معصر عام اور مرزا صاحب قادیانی کی خاطر صرف اتنا کہنا کافی جانتے ہیں کہ اگر ہمارے ہاتھ میں کلام مقدس موجود نہ ہو تو ہم ایسے بیہودہ مدعیان مسیحیت ونبوت کے دعووں پر شاید غور کرتے اور انہیں جانچتے لیکن کلام الٰہی میں صاف خبر دی گئی ہے کہ بہت جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی اٹھینگے اور دعوی کرینگے کہ میں وہی ہوں تاہم اگر آسمان سے اترکر کوئی فرشتہ بھی آوے اور انجیل کے خلاف تعلیم دے تو اسکی بات کو ہرگز قبول نہ کرنا پس کیا ضرور ہے کہ ایسی باتوں پر توجہ کرکے ہم اپنے بیش قیمت وقت کو واہیات دعووں کی تردید میں قلم اٹھاکے ضایع کریں +

لودیانہ آریہ سماج کے چوتھے سالانہ جلسہ کی کیفیت کے ضمن میں ست دھرم پرچارک جالندھر مطرز ہے کہ" کانفرنس کے جلسہ میں ایک بھائی نے تجویز پیش کی کہ نیوگ اور شادی بیوگان کے مسئلہ پر بحث ہونی چاہئے اس تجویز پر لمبی چوڑی بحث ہوئی اور مسئلہ مذکور کے فیصلہ کی ضرورت کو ہر ایک بھائی نے تسلیم کیا۔ لیکن چونکہ اس کانفرنس میں وید اور ویدانگ جاننے والے اشخاص کافی جمع نہ تھے اس لئے بحث نہ ہو سکی۔ کثرت رائے سے تجویز ہوئی کہ اس مسئلہ پر ضرور بحث ہونی چاہئے۔ لیکن جب بحث کا وقت آیا تو نہ کوئی گرنتھ موجود اور نہ کوئی صاحب سنسکرت دان معترض موجود تجویز پیش کرنیوالے صاحب خود کچھ پیش نہیں

کرتے۔ سوال تو یہہ کہ دونوں مسئلوں میں سے کونسا زیادہ افضل ہے۔ اور بحث صرف گھڑی دو گھڑی ہو رہی ہے جب پانچ سات منٹوں میں ہی سب چپ ہوگئے تو لالہ منشی رام نے جو اس جلسہ کے پردھان تھے ویدمنتروں کا ارتھ بیان کرکے دونوں فریق کیطرف سے جو اعتراضات ہوا کرتے ہیں بیان کردیئے جسپر خاموشی پھیل گئی اور بحث وہیں ختم ہوگئی۔ افسوس ہے کہ ایسے ضروری مسائل پر تھوڑی سی بحث ہوکر خاموشی پھیل جائے اور کوئی نتیجہ نہ نکلے۔ ہماری رائے میں آریہ بھائی وہ لوگ جنہوں نے بت پرست ہندوؤں کا ساتھ چھوڑ کر اسقدر میدان تہذیب وشایستگی میں قدم بڑھایا ہے اگر وے تعلیم نیوگ کی بابت جسکی ایک بھی نظیر کسی آریہ سماج میں آجتک دیکھنے اور سننے میں نہ آئی ایک گرم بحث کے بعد فیصلہ کریں اور اپنی ترقی کنان رفتار کے درمیان سے اس ٹھوکر کھلانیوالے پتھر کو اُٹھا پھینکیں اور اپنی تہذیبی تواریخ کے صفحے سے اس داغ کو مٹا ڈالیں تو بہت بہتر ہوگا شادی بیوگان کو رواج دینے بت پرستی وشرادھ وغیرہ کو مٹانے اور اکثر باتوں کو جو قدیم آریہ قوم کی حالت کی مخرب ہیں ترک کرنے اور ترقی وشایستگی بخش امورات کے قبول واختیار کرنے میں ایک حد تک آریہ فریق کی کارروائیاں قابل تعریف ہیں اور ہم امید کرتے ہیں کہ وے آگے بڑھینگے۔

عہد جدید کی صحت کا بیان

اب ہم اس گواہی کا خلاصہ کرنیکی کوشش کریں اور اُس نتیجہ کو جو اُس سے نکلتا ہے تحقیق کریں۔ ہمیں یاد کرنا ضرور ہے کہ پیش شدہ گواہی منفرد اور عام آدمیوں کی نہیں ہے بلکہ وہ کلیسیاؤں کی گواہی ہے جنسے وے مصنف علاقہ رکھتے تھے اور جنکے وے کارگذار وعہدہ دار تھے۔ اسکے مطابق پہلا صریح نتیجہ یہہ ہے کہ دوسری صدی کے دوسرے نصف میں ۱۵۰ء سے ۲۰۰ء تک اور رسولی زمانہ کے قریب پچاس برس بعد کلیسیا اپنے طول وعرض کے اُوپر پورب میں سیریا سے لیکے پچھم میں اٹلی تک شمال میں فرانس سے لیکے جنوب میں مصر تک بالیقین یہہ ہی عہد جدید رکھتی تھی جو بالفعل ہمارے ہاتھ میں موجود ہے ۔

یہہ گواہی جو ابھی پیش کی گئی نہایت مضبوط ہے اگرچہ اولاً اسکی مضبوطی کلیتاً معلوم کرنا کسیقدر مشکل ہو۔ وہ ایک متواتر وترتیب شدہ جماعت کی جسکی زندگی بلاشکست جاری رہتی گواہی ہے۔ کلیسیا رسولوں سے شروع ہوئی۔ وہ یروشلیم سے پھیلی اور بغیر رکاوٹ کے ایک تندرست انسانی زندہ وجود کی مانند بڑھتی رہی۔ اُسکے شرکا سال بسال بوجہ مرنے اور نو مریدوں کے شامل ہونیکے کسیقدر تبدیل ہو سکتے تھے جیساکہ جسم انسانی اپنے مادہ اصلی کو بدلتا ہے۔ لیکن ان سب حالتوں کے درمیان کلیسیا نے اپنی علاوت اور یکسانی بعینہ ایسی رکھی جیساکہ انسانی بدن کا مادہ ہر سات برس میں بالکل تبدیل ہو جاتا ہے۔ تاہم وہی بدن رہتا ہے ہم ایک طرح میں کلیسیا کو ایک قوی الجثہ آدمی خیال کرسکتے ہیں یعنی مسیح کا بدن جو زمانوں میں لگاتار زندہ رہتا ہوا آہستگی سے اپنے اصلی اجزا کو بدلتا لیکن ہمیشہ زندگی کی ایک بلاشکست ملاوت رکھتا ہو۔ اسکے مطابق کلیسیا کی گواہی ایک طور پر ایک عقلمند شخص کی گواہی کے مانند ہے۔ جو زمانوں میں سراسر ہشیار رہتا ہے اور جسکی آنکھیں دھندلی نہیں ہوتیں اور جسکی طاقت سالہا سال گذرنے پر بھی کم نہیں ہوتی ہے۔ ہم یہہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ وہ کئی ایک خود مختار شخصوں کی گواہی کی مانند ہے کیونکہ روم اسکندریہ سیریا اور ایشیائے کوچک کی کلیسیائیں بلاشک رسولی زمانہ سے موجود اور متفرق رہی تھیں ایسا کہ اُنکی گواہی بھی آزاد وخود مختار ہے۔ کلیسیا کی یہہ دائمی ہستی بخوبی پیش نہاد خاطر رکھکے ہم بکمال تیقن دوسری صدی کے دوسرے نصف میں کلیسیا کی گواہی کو نہ صرف اُس زمانہ کے لئے جسمیں وہ دیگئی بلکہ اُس سے پہلے اسی برس یعنی رسولی زمانہ کے لئے بھی مضبوط قبول کرسکتے ہیں۔ یا یوں کہیں کہ زمانہ مذکور میں کلیسیا کی گواہی رسولی زمانہ کے لئے جو حواریوں کا زمانہ تھا بدرجہ کمال مضبوط ہے اور شہادت دیتی ہے کہ عہد جدید کی خاص کتابیں اُسی زمانہ کی اصل اور صحیح تصنیف ہیں ۔ (باقی دارد)

مُراسلات

دانیل ۹ باب ۲۵ آیت پر

مولوی غلام نبی کی تفسیر کی تقصیر

ایک چار ورق کے رسالہ میں مولوی غلام نبی امرتسری نے بعض آدمیوں کے کہنے سے دانیل ۹: ۲۵ کی تفسیر کی ہے۔ اور ایک جلد بندہ کے پاس بھیجی ہے اور اسمیں یہہ کوشش کی ہے کہ یہہ نبوت عیسیٰ مسیح کے حق میں نہیں ہے اور شروع میں اُن مسیحی عالموں پر عیب دھرا ہے جو بموجب مولوی صاحب کے زعم کے خواہ مخواہ عہد عتیق کی نبوتوں کو مسیح پر عاید کرتے ہیں۔ مولوی صاحب بھول گئے کہ یہہ عادت تو محمدیوں کی ہے کہ محمد صاحب کے لئے پاک کتابوں کی نبوتوں کو جنکا محمد صاحب سے کچھ بھی تعلق نہیں حضرت کے حق میں بتلایا کرتے ہیں۔ حالانکہ مسیحی عالم بیوجہ کوئی بات نہیں کرتے اس ادنی رسالہ میں مولوی صاحب نے بکوشش تمام مسیحی علم مفسروں کی تفسیر کے برخلاف اپنی تفسیر پیش کی ہے جو نہایت

پُرقصور ہے اور اسکی تقصیریں ناظرین کو تبلائی جاتی ہیں۔ چھہ صفحوں میں مولوی صاحب نے نبوت کا خلاصہ لکھا اور صفحہ ۔ اور ۸ میں اسکی تفسیر کی ہے ✢

اوّل مولوی صاحب کی تفسیر کی تقصیر کا بیان کیا جاتا ہے ✢

قولہ - دانیل نبی ستر برس کی اسیری کی تفصیل معلوم کرنا چاہتے تھے اور اُنکی صرف یہی تمنا اور آرزو تھی اور بعد میں جو حضرت جبرائیل نے اُنکے حسب خواہش اور مُراد بجائے ستر برسوں کے چارسو نوّے برسوں کے حالات اُنپر ظاہر کئے تو صاف طور پر یہہ مفہوم ہوتا ہے کہ قید بابل کے ستر برس جنکی بابت نبی جاننا چاہتے تھے وہ ان چارسو نوّے برس میں شامل ہے ✢

اقول - یہہ درست نہیں ہے کہ نبی قید بابل کے ستر برسوں کی بابت جاننا چاہتا تھا اور اسکی صرف یہی آرزو تھی - کیونکہ یہہ بات تو وہ جانتا تھا اور یرمیاہ نبی کی نبوت سے اُسکو یہہ عرصہ معلوم تھا چنانچہ دانیل نبی خود کہتا ہے کہ دارا کے پہلے سال میں میں دانیل نے کتابوں میں اُن برسوں کا حساب سمجھا ۹: ۲ یعنی معلوم کیا کہ یہویاقیم شاہ یہودا کے تیسرے سال سے جو اسیری کا شروع تھا خورس بادشاہ تک ستر برس ہوگئے ہیں اب خدا کے سامنے عرض کرتا ہے کہ میری اور میری قوم کی خطا معاف کر - پھر یہہ معلوم ہووے کہ یہہ دارا جسکا دانیل نبی ذکر کرتا ہے اپنی سلطنت کے دوسرے ہی سال میں مرگیا تھا اور اسکا بھتیجا خسرو اُسکا جانشین ہوا اور اُسنے اپنی سلطنت کے پہلے سال میں یعنی اُسی سال میں جسمیں اسکا چچا مرگیا تھا ہیکل کے دوبارہ تعمیر کرنیکا فرمان صادر کیا - عزرا ۱:۱-۴ - اس سے ظاہر ہے کہ اسیری کے ستر برس چارسو نوّے برسوں سے پہلے گذر چکے تھے اور انکو انمیں شامل کرنا مولوی صاحب کا قصور ہے - اَور بھی معلوم ہووے کہ جبرائیل نے بھی چارسو نوّے برسوں کا آغاز اسوقت سے بتلایا تھا "جسوقت سے یروشلم کی دوبارہ تعمیر کرنیکا حکم نکلے" (۹: ۲۵) نہ کہ اُنکی بربادی کیوقت سے - جب اسطور سے دانیل کو معلوم ہوا کہ اُسکی دُعا سنی گئی اور اسیری کے برسوں کا شمار تو وہ کتابوں سے سمجھے ہوئے تھا تو اُسنے یرمیاہ کی نبوت اسیری کی بابت اور یسعیاہ کی نبوت خورس بادشاہ کی بابت خورس بادشاہ کو دکھلائیں اور اسکو بنی اسرائیل کی رہائی پر آمادہ کیا اور اُسنے وہ حکم صادر کیا - جیسا یوسیفس مورخ لکھتا ہے ✢

قولہ - سات ہفتے میں یعنی ۴۹ برس پر جو مسیح آتا ہے اور بیت المقدس کی تعمیر کا حکم دیتا ہے وہ خورس فارس کا بادشاہ ہے ✢

اقول - اس نبوت میں تو یہہ ذکر نہیں ہے لیکن مسیح شہزادہ چارسو نوّے برس پر آتا ہے - اور پھر یہہ خورس بادشاہ نبوت والے پہلے ہفتے کے شروع میں ہے یعنی چارسو نوّے برس کا وہ شروع ہے نہ کہ پہلے ہفتے کے تمام ہونے پر آتا ہے - اور یہہ وہ مسیح نہیں ہو سکتا جسکے ظہور تک نبی کو کہا گیا کہ ۶۹ ہفتے اور پھر ۶۲ ہفتے ہیں - یہہ غلطی آپکی پہلی غلطی کا نتیجہ ہے ✢

قولہ - مگر ۴۹ برس پر بنی اسرائیل نے تکالیف و مصائب سے بالکل مخلصی نہیں پائی تھی کیونکہ نبی نے ستر سال نبوت میں ظاہر کئے تھے - اسواسطے اب انہیں ۲۱ برس کی تکلیف اور برداشت کرنی تھی - اگرچہ خورس نے اُنکو خانہ خدا کی تعمیر کا حکم دیدیا تھا مگر اُنکے اس نیک کام میں اُنکے مخالفوں نے ہرج ڈالا تھا - دیکھو عزرا نبی کا باب اول - پس اسطرح سے یرمیاہ نبی کے ستر برس پورے ہوجاتے ہیں ✢

اقول - کیا خوب پورے ہوجاتے ہیں - آپکی تفسیر سے تو اسیری کے ستر برس اسیری کے برس قایم نہیں رہتے ہیں جو بلکہ اُنکے اپنے ملک میں ہیکل اور شہر کی تعمیر میں اور مخالفوں کو ہٹانے میں صرف ہوئے - اسحال میں یہہ تو بابل کی اسیری کے ستر برس نہ ہوئے جنکی یرمیاہ نبی خبر دیتا ہے کہ یہہ ساری سرزمین ویرانہ اور حیرانی کا باعث ہوجائیگی - اور یہہ قومیں ستر برس تک بابل کے بادشاہ کی غلامی کرینگی ۲۵/۱۱ چنانچہ وہ بابل میں رہے تھے اور جب خورس کا حکم نکلا تب اپنے ملک میں آئے تھے - دیکھو عزرا - ۱:۱-۲ - اور ۲ تواریخ ۳۶: ۲۰ و ۲۱ ✢

قولہ - اور آخری ہفتہ میں جو مسیح یہودیوں کی بانحاظ رومیوں کے مقابل میں مارا جاویگا - وہ اگریفا تھا جو ٹھیک نبوت کے موافق جبکہ طیطوس رومی نے بیت المقدس پر حملہ اور چڑھائی کی تو وہ ہفتہ کے بیچ مارا گیا اور اُس دن سے قوم یہود دنیا کی مختلف جگہوں میں تتر بتر ہوگئی تھی اور بغیر بادشاہ کے چھوڑی گئی تھی ✢

اقول - نبوت کی کلام میں یہہ لکھا ہے کہ مسیح بادشاہ قتل کیا جائیگا اور بعد اسکے جو بادشاہ آویگا اُسکے لوگ شہر اور مقدس کو غارت کرینگے - اب معلوم ہووے کہ کئی ایک اگریا تھے اور یہہ قوم کے ادومی اور مذہب یہودی رکھتے تھے اور رومیوں کے ماتحت تھے - انمیں سے آخری کا نام ہیرود اگرپا ثانی تھا جو طیطس بادشاہ کے زمانہ میں موجود تھا - سنہ ۴۸ء میں شہنشاہ کلوڈیوس نے اسکو اسکے چچا کے علاقہ کالسس پر حاکم کیا اور بعد اسکے فلپ و لسانیوس کی چوتھائیاں بھی اسکے ماتحت کردیں اور بادشاہ کا خطاب دیا چنانچہ لوقا بھی اُسے اگرپا بادشاہ لکھتا ہے (اعمال ۲۵: ۱۳) بعد اسکے نیرو بادشاہ نے اُسکی بادشاہت میں اَور کئی ایک شہر زیادہ کردیئے اور وہ بڑی شان شوکت دکھلانے لگا - (تواریخ یوسیفس انٹی کوئٹی کتاب ۱۹ و ۲۰ - اور جنگ یہود - کتاب دوسری اور چوتھی) آخری رومی لڑائی میں وہ رومیوں کیطرف تھا اور یروشلم کی بربادی کے بعد وہ برنیکے کے ساتھہ روم میں جا رہا اور سنہ ۱۰۰ء میں ٹراجان بادشاہ کے عہد میں مرگیا - (بیبل ڈکشنری سمتھ) دیکھئے مولوی صاحب

وہ اگرپا جو طیطوس کے حملہ کے وقت یہودیوں کا بادشاہ تھا حملہ کے ایام میں مارا نہیں گیا بلکہ بہت برسوں کے بعد روم میں موا تھا اور اُسکے مرنے سے بہت عرصہ پیشتر ہیکل اور یروسلم برباد ہو گئے تھے - اور یہودی تتر بتر کردیئے گئے تھے - اور پھر وہ یہودیوں کی باتخاطر اور رومیوں کے مقابل میں نہیں مارا گیا تھا - کیونکہ آخری لڑائی میں رومیوں کی طرف تھا - اور ابتدا میں بھی اُسنے یہودیوں کو بہت منع کیا تھا - کہ رومیوں سے لڑائی نہ کریں اور رومیوں کی سلطنت کا زور اور رومیوں کی بہادرانہ کارروائیاں اُسنے بیان کی تھیں تاکہ یہودی اُسنے لڑائی کرنے سے باز آجاویں مگر اُنہوں نے اُسکی نہ مانی تھی - اور یہودیوں کے سردار جو رومیوں سے لڑتے رہے وہ جان اور سائمن تھے - شہر وغیرہ کو غارت کرکے طیطس ان دونوں کو گرفتار کرکے روم میں لے گیا تھا - (تواریخ یوسیفس جنگ یہود کتاب دوسری و چوتھی) سو آپکے اگرپا یعنی دوسرے مسیح کا کہیں پتا نہیں لگتا اور نہ وہ باتیں درست ہیں جو آپنے اسکی بابت لکھی ہیں +

دوم - ایسی غلط تفسیر کرکے مولوی صاحب اپنی تحقیق پیش کرتے ہیں کہ یہہ نبوت مسیح عیسیٰ کے حق میں نہیں ہے - اور وہ وجوہات پیش کی ہیں جو بجائے تحقیق کے کوتہ اندیشی کا ثبوت ہیں - چنانچہ :-

قولہ - چونکہ آیت ۲۵ میں لفظ مسیح دو دفعہ آیا ہے اور نیز اسکے مارے جانے کا بھی ذکر ہے لہذا عیسائی حضرت کی پیش خبری اور دنیا کے لئے اُسکے کفارہ ہونیکی نبوت اس سے اقتباس کرتے ہیں - میری تحقیق اور سمجھ میں صحیح نہیں ہے کیونکہ اگر لفظ مسیح سے عیسیٰ مراد لیا جاوے اسواسطے کہ اطلاق انپر ہی آیا ہے تو یہہ تب ہو سکتا ہے کہ جب بائبل میں دیگر انبیاء علیہ السلام اور بنی اسرائیل کے غیر قوم بادشاہوں پر اسکا اطلاق نہ آیا ہو +

اقول - اسی کو آپ اپنی تحقیق کہتے ہیں؟ کیا اسلئے کہ لفظ مسیح اَور لوگوں پر بولا گیا ہے اور عیسیٰ پر بھی بولا گیا ہے - اسواسطے عیسیٰ وہ مسیح نہیں؟ ہر ایک موقع کا خیال کرنا چاہئے چونکہ اسموئیل ۱۶: ۱۲ میں داؤد کو مسیح کہا گیا ہے تو کیا اسلئے دانئیل ۹: ۲۵ میں داؤد سے مراد ہوگی؟ جسکے کل حالات نبوت کے ساتھ ملتے ہوں وہی مسیح ہے جسکی دانئیل نبی خبر دیتا ہے - اُن سب حالات کا حال ابھی آپ کو بتلاتا ہوں +

قولہ - اور تواریخی طور پر بھی جب دیکھا جاتا ہے تو اُس سے بھی یہہ نبوت حضرت مسیح پر کسی صورت میں نہیں جم سکتی کیونکہ اسمیں دو مسیحوں کا ذکر ہے جنمیں باسٹھ ہفتوں یعنی ۴۳۴ برسوں کا فرق ہے +

اقول - یہہ ایک اور تحقیق ہے - پہلے دو مسیح بتلائے ہیں - اور کیا کرتے ایسی تحقیق کے ایسے ہی نتیجے ہونے تھے آپکی بات کے مطابق ایک مسیح ۶۹ ہفتوں کے بعد اور دوسرا ۶۲ ہفتوں کے بعد آنا چاہئے تھا - اور آپ نے دو مسیح بتلائے بھی ہیں - ایک خورس جسکی بابت آپکی غلطی درست کی گئی ہے اور بتلایا گیا ہے کہ وہ صدور حکم کے شروع میں تھا نہ کہ ۶۹ یا ۶۲ ہفتوں کے بعد جیسا نبوت طلب کرتی ہے - اور دوسرے مسیح یعنی اگرپا کا حال بھی بتلایا گیا ہے اور اُس نبوت کو پھر دیکھئے کیونکہ اُسمیں ایک ہی مسیح کا ذکر ہے - حکم نکلنے سے ۶۹ ہفتوں پر مسیح آتا ہے - اور اسکی تفصیل یوں کی گئی تھی کہ ابتدائی سات ہفتے ہیکل اور شہر وغیرہ کی تعمیر کے لئے ہیں اور شہر کی تعمیر کے ہونیکے ۶۲ ہفتوں بعد مسیح آکر قتل کیا جائیگا - ۶۲ ہفتوں کا شروع حکم نکلنے سے نہیں بلکہ شہر کی تعمیر کے تمام ہونے سے ہے لہذا دونوں آیتوں میں ایک ہی مسیح کا ذکر ہے جو خورس اور اگرپا کے سوا ہے +

سوم - اب میں آپکو اس بات کا ثبوت دکھاتا ہوں جس سے ظاہر ہوگا کہ یہہ نبوت سوائے یسوع مسیح کے اور کسی پر جم نہیں سکتی +

اوّلا - اس نبوت میں مسیح موعود کا پتا دیا گیا ہے جو آنیوالا تھا - یاد رہے کہ وہ انبیا اور بنی اسرائیل کے بادشاہ اور غیر قوموں کے بادشاہ جنپر لفظ مسیح کا بولا گیا تھا اُن حوالوں میں جو مولوی صاحب نے پیش کئے ہیں - اسموئیل ۱: ۱۵؛ ۱۶: ۱۲؛ زبور ۱۰۵: ۱۵؛ یسعیاہ ۴۴: آخری آیت اور ۴۵: ۱) وہ سب کے سب وہ مسیح نہیں ہو سکتے جسکی اس نبوت میں خبر ہے کیونکہ وہ اُس سے پہلے ہو چکے ہیں - اسلئے صاف بات یہی ہے کہ نبوت میں یہہ لفظ کسی موعود پر بولا گیا ہے جو ہنوز نہیں آیا تھا مگر ۴۹۰ برسوں پر آویگا - اور جسطرح جبرائیل نے دانئیل کو شہر اور ہیکل کی تعمیر کے اُس حکم کا پتا دیا جسکی یسعیاہ ۴۴: ۲۸ میں خبر تھی اور اس سے دانئیل کو جتایا کہ اسکی دُعا سُنی گئی اور اُسکی تسلی ہوئی - اسیطرح دانئیل کو ایک موعود کا پتا دیتا ہے جسکی نبیوں نے خبر دی تھی مگر دانئیل کو اسکا خیال نہ تھا - اور اس موعود کو لفظ مسیح سے بیان کرتا ہے - چنانچہ اس نبوت کے متصل جو خبریں اس موعود کی بابت تھیں وہ یسعیاہ اور دیگر نبیوں میں ہیں جو بابل کی اسیری سے پہلے گذرے جسکو یسعیاہ ۹: ۶ میں سلامتی کا شہزادہ لکھتا ہے اور باب ۴۲ میں اسکو "میرا بندہ - میرا برگزیدہ جس سے میرا جی راضی ہے" بیان کرتا ہے - اور پھر باب ۵۲: ۱۳ وغیرہ میں اس بندہ کا پھر ذکر کرتا ہے اور باب ۵۳ میں اسکی مصیبت اور موت اور کفارہ اور شفاعت کا بیان کرتا ہے - میکا نبی نے ۵: ۲ میں اُسکی بابت یہہ خبر دی ہوئی تھی کہ اے بیت لحم افراتاہ ہرچند کہ تو یہودہ کے ہزاروں میں شامل ہونے کے لئے چھوٹا ہے تو بھی تجھ میں سے وہ شخص نکل کے مجھ پاس آویگا جو اسرائیل میں حاکم ہوگا اور اسکا نکلنا قدیم سے ایام الازل سے ہے - پس اس قدیم موعود کی جبرائیل دانئیل کو خبر دیتا ہے اور اسکو مسیح کہتا ہے اسلئے کہ وہ مقرر ہو چکا تھا - مگر ہنوز نہ آیا تھا اسکے آنے میں

چار سو نوّے برس باقی تھے ۔

ثانیاً ۔ تاریخی طور پر یہہ نبوت فقط مسیح پر جم سکتی ہے اور کسی پر نہیں ۔ سو معلوم ہووے کہ ہیکل اور شہر کی تعمیر کے لئے تین دفعہ حکم نکلے تھے ۔ اور چوتھی دفعہ اسکے تعمیر ہو جانے کے بعد نحمیاہ کو حکم ملا تھا ۔ پہلا خورس نے دوسرا دارا نے اور تیسرا ارتخششتا بادشاہ نے دیا تھا (عزرا باب پہلا ۔ ۶ : ۱ ، ۷ وغیرہ اور باب ۷) اور ۶ : ۱۴ میں یہہ لکھا ہے کہ "انہوں نے اسرائیل کے خدا کے حکم کے مطابق اور فارس کے بادشاہ خورس اور دارا اور ارتخششتا کے حکم کے مطابق تعمیر کی اور کام تمام کیا" یعنی وہ حکم خورس سے شروع ہو کے ارتخششتا کے وقت میں پورے طور پر عمل میں آیا جب اُسنے عزرا کاہن کو بنی اسرائیل کا ناظم کر کے بھیجا اور خدا کے گھر کو ہر طرح سے آراستہ کرنے اور ملک میں حاکم اور قاضی مقرر کرنے کا حکم دیا (باب ۷) اب بموجب علم تواریخ ڈاکٹر ہیلز صاحب یہہ حکم مسیح سے پیشتر ۴۵۷ء میں ہوا اور ۳۳ء تک جسمیں خداوند مسیح مصلوب ہوا ۔ ٹھیک ۴۹۰ برس ہوتے ہیں ۔ اسلئے یہہ نبوت مسیح عیسیٰ پر جمتی ہے ۔

ثالثاً ۔ نبوت میں یہہ کہا گیا ہے کہ پہلے مسیح مارا جائیگا ۔ اور بعد اسکے "بادشاہ جو آویگا سو اسکے لوگ شہر اور مقدس کو غارت کرینگے" وغیرہ ۔ اب یہہ حادثہ مسیح مصلوب کے بعد وقوع میں آیا ۔ چنانچہ یہودیوں نے عروج مسیح کے تھوڑے ہی برسوں بعد نا اتفاقی شروع کر دی اور آخر یہانتک نوبت پہنچی کہ "اجاڑنیوالی مکروہات" یروشلم پر دھری گئی اور وہ بالکل غارت ہو گیا ۔ اور یہودیوں کی قربانی اور ہدیہ بھی موقوف ہوئے ۔ چونکہ یہہ تباہی مسیح یسوع کے مارے جانیکے بعد ہوئی اور اسی واقعہ کے متصل ہوئی یہہ نبوت خداوند مسیح پر صادق آئی ہے ۔ اور کسی پر نہیں ۔

رابعاً ۔ اس نبوت کے مطابق یہودی لوگ اسی زمانہ میں مسیح کے آنے کے منتظر تھے جیسا کہ انجیل متی ۱۱ : ۲ ۔ اور یوحنا ۱ : ۴۱ ۔ اور ۴ : ۲۵ سے ظاہر ہے ۔ یہودیوں کی تالمود سے بھی ظاہر ہے کہ لوگ اسی زمانہ میں مسیح کی انتظاری کرتے تھے "دنیا کی پیدایش کے چار ہزار دو سو اکانوے برسوں کے بعد اژدہوں کی لڑائیاں اور جوج اور ماجوج کی لڑائیاں ختم ہو جائینگی اور باقی زمانہ مسیح کے دن ہونگے" (انتخاب تالمود وغیرہ باب ۱۳ مولفہ ہرشن صاحب) یہودی ربّی عموماً اس زمانہ کو جسمیں یسوع مسیح نے ظہور فرمایا مسیح کی آمد کا زمانہ کہتے ہیں ۔ یہانتک اس انتظاری کا چرچا تھا کہ غیر قومیں بھی اسبات کی انتظاری کرتی تھیں اور بعض غیر قوم عالم یہودیوں کی انتظاری کی شہادت دیتے ہیں ۔ چنانچہ ٹاسیٹس مورخ اپنی تواریخ کی پانچویں کتاب اور ۱۳ باب میں لکھتا ہے کہ "بہتیرے یہہ سمجھتے ہیں کہ کاہنوں کے قدیم نوشتوں میں ہے کہ عین اُسی وقت مشرق غالب ہوگا اور یہودیوں کو حکومت ملیگی" اور سیوٹونی اس مورخ وسپاسین بادشاہ کی سوانح عمری میں ایسا ہی لکھتا ہے ۔

خامساً ۔ اس نبوت کو مسیح یسوع نے دو طرح سے اپنے اوپر صادق ٹھہرایا ہے ۔ پہلے اس طور سے کہ "سب نبیوں اور توریت نے یوحنا کے وقت تک آگے کی خبر دی" متی ۱۱ : ۱۳ اور پیشتر اس سے کہ یروشلم کی بربادی کی خبر دی وہ اپنے قتل کئے جانے کی خبر دیتا ہے کہ "دیکھو ہم یروشلم کو جاتے ہیں اور ابن آدم سردار کاہنوں اور فقیہوں کے حوالے کیا جائیگا اور وے اسپر قتل کا حکم دینگے" وغیرہ متی ۲۰ : ۱۸ و ۱۹ ۔ اور ایسا ہی ہوا ۔ پھر اس خبر کے بعد یروشلم کی بربادی کی اُس خبر کو جسکا دانیل نے بیان کیا قریباً انہیں لفظوں میں اور پھر زیادہ تفصیل کے ساتھ پیش کرتا ہے ۔ "اے یروشلم اے یروشلم ..... میں نے کتنی بار چاہا کہ تیرے لڑکوں کو جسطرح مرغی اپنے بچوں کو پروں تلے اکٹھے کرتی ہے جمع کروں پر تم نے نہ چاہا ۔ دیکھو تمہارا گھر تمہارے لئے ویران چھوڑا جاتا ہے ..... میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ یہاں ایک پتھر پر پتھر نہ چھوٹیگا جو گرایا نہ جائیگا ..... پس جب تم اس ویران کرنیوالی مکروہ چیز کو جسکی خبر دانیل نبی نے دی پاک جگہہ میں کھڑے دیکھو گے ۔ (جو پڑھے سو سمجھے) تب جو یہودیہ میں ہوں پہاڑوں پر بھاگ جائیں وغیرہ ..... کیونکہ اس وقت ایسی بڑی مصیبت ہوگی کہ دنیا کے شروع سے ابتک نہ ہوئی بلکہ نہ کبھی ہوگی" متی باب ۲۳ ، ۲۴ ۔ اس سلسلہ میں انکو آگاہ کرتا ہے کہ "اگر کوئی تم سے کہے کہ دیکھو مسیح یہاں ہے یا وہاں ہے تو اُسے نہ ماننا" وغیرہ کیونکہ مسیح خداوند انکو بتلا چکا تھا کہ وہ مسیح جو آنے والا تھا میں ہی ہوں ۔ یوحنا ۴ : ۲۵ و ۲۶ "عورت نے اُس سے کہا میں جانتی ہوں کہ مسیح آتا ہے ..... یسوع نے اُس سے کہا میں جو تجھ سے بولتا ہوں وہی ہوں" غرضکہ نبوت کے زمانہ کے مطابق مسیح یسوع نے تئیں وہی مسیح قرار دیتا ہے ۔ اور اپنے مارے جانے کی خبر دیتا ہے اور پھر مارا جاتا ہے ۔ اور مسیح کے مارے جانے کے بعد جو حادثہ یہودیوں اور یروشلم پر نبوت کے مطابق آنیوالا تھا اُسکا زمانہ بھی اپنے بعد بتلاتا ہے اور ویسا ہی ہوا ۔ شہر اور ہیکل اور لوگ غارت ہوئے اور قربانی وغیرہ بھی موقوف ہوئیں ۔ دانیل نبی کی نبوت میں اسبات کا سبب نہیں بیان ہوا کہ مسیح کے قتل کئے جانے کے بعد یروشلم وغیرہ کیوں غارت کئے جائینگے لیکن مسیح خداوند نے اس متروک سبب کو ظاہر کیا کہ یروشلم نے اپنی سلامتی کے دن نہ جانے اگرچہ بار ہا مسیح نے اُسکے بچانیکی کوشش کی ۔ پس یہودیوں کا اپنے مسیح سے بے ایمان رہنا اصلی سبب اُنکی تباہی کا تھا ۔ تعجب ہے کہ مولوی صاحب نے شہر اور مقدس کا زمانہ تو آخری ہفتہ میں مانا ہے مگر اسکے ماقبل ہفتے میں مسیح کے ظہور اور موت کو ایسے نامعقول طور سے ٹالنے کی کوشش کی ہے کیونکہ مسیح کا قتل کیا جانا اور یہودیوں کی تباہی دونوں ستر ہفتوں کے آخیر

کے واقعات میں یسوع مسیح کے اقوال اور دیگر حالات سے صاف ثابت ہی کہ دانیئیل نبی کی نبوت صرف مسیح یسوع پر صادق ٹھہرتی ہی اور اسی کے حق میں تھی*

راقم جی - ایل - ٹھاکرداس
گوجرانوالہ

دعوتِ اہلِ اسلام

الہ آباد میں بتاریخ ۳۰ دسمبر ۱۸۹۰ء جو اخیر جلسہ محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس - (اسلامی تعلیمی کانفرنس) ہوا - اسکی نسبت اودھ اخبار مورخہ ۶ جنوری ۱۸۹۱ء میں ایسا لکھا ہی - کہ نواب محسن الملک نے خاتمہ لیکچر کیوقت کہا کہ (سر سید احمد نے ہم سے کبھی نہیں کہا کہ ہم عیسائیوں سے اسلئے ملے کہ وہ حکمران قوم ہیں - بلکہ ہم اُنسے اسطرح ملیں کہ جسطرح صاف دل مسلمانوں سے ملتے ہیں - کیونکہ عیسائی مذہب بھی خدا کی طرف سے ہی)*

ہم عیسائی جناب نواب صاحب مخاطب الیہ اور سر سید صاحب بالقابہ کے بڑے شکر گذار ہیں کہ اُنہوں نے اس صاف دلی اور سچی بات سے بڑے بھاری تنازعہ اور مباحثہ کا خاتمہ کر دیا جو ایک مُدت سے ہمارے اور اہل اسلام کے درمیان چلا آتا تھا یعنی یہہ کہ ہمارا مذہب خدا کی طرف سے ہی - کیونکہ جب ہم عیسائیوں کا مذہب خدا کی طرف سے ہی جیسا کہ ہمارا بھی یہی دین اور ایمان ہی اور اہل اسلام کا بھی یہی عقیدہ ہی تو پھر کوئی جدائی ہم عیسائیوں اور اہل اسلام میں باقی نہیں رہ سکتی ہی - اسلئے کہ اگر ہمارا عیسائی مذہب خدا کی طرف سے ہی تو پھر کسیطرح ممکن نہیں ہی کہ عیسائی مذہب کے سوا کوئی بھی دوسرا مذہب خدا کیطرف سے ہو - اس بات کو ہر شخص تسلیم کریگا جسکو کچھ بھی عقل اور عیسائی مذہب اور دوسرے مذہبوں سے واقفیت ہی خصوصًا مذہب اسلام تو مذہب عیسائی کا ایسا مخالف ہی کہ کسی بھی تفسیر اور تاویل سے دونوں میں موافقت اور مطابقت ہو نہیں سکتی - یہہ سچ ہی کہ مذہبی جوش و خروش کے برابر کوئی دوسرا جوش و خروش نہیں ہی اور آبائی دین کی محبت لوگوں کو سچائی جاننے اور ماننے کی مانع ہوتی ہی - بلکہ جیسا سر سیّد صاحب نے ایک موقع پر عام محبت کی نسبت فرمایا ہی سچ ہی کہ محبت ہی وہ شی ہی کہ بجز ایک پہلو کے دوسرے پہلو کو دیکھنے نہیں دیتی - اور اسیواسطے ہم دیکھتے ہیں کہ بہت سے ذیعقل اور ذیفہم اہل اسلام میں سے خصوصًا ہمارے ایک جگر اور ایک خون بھائی قوم سادات سے مذہب عیسائی کی تردید اور مذہب اسلام کی تائید کئے جاتے ہیں - اور اسی حالتِ استغراق اور فنافی الرسول میں بڑی بڑی کتابیں تصنیف اور تالیف فرماتے ہیں - باوجود اِن سب موانع اور مشکلات کے پھر بھی ہم عیسائی پورے پورے اطمینان کے ساتھ عرض کرتے ہیں نہ آج بلکہ مدت سے کہ عیسائی مذہب خدا کی طرف سے ہی - اور اس حالت میں کسی طرح ممکن نہیں ہی کہ کوئی ذیعقل اور ذیشعور بھی مذہب اسلام کو بھی خدا کیطرف سے خیال بھی کر سکے*

اور اسیواسطے ہم تمام اہل اسلام کی خصوصًا اُنکی خدمت میں جو اپنے کو ثمیث اسلام والے کہتے ہیں علی الخصوص اُن دونوں معزز سیدوں کی دعوتِ ایمان عیسائی مذہب کی کرتے ہیں جسکے خدا کی طرف سے ہونیکو ہم اور وہ دونوں تسلیم کرتے ہیں تاکہ ہم اور وے ایک دل اور ایک ایمان ہوکر جبتک اس حیات مستعار میں ہیں اور اسکے بعد بھی ابدالاباد ایک گلہ کے ہوں اور ہم سب کا ایک ہی گلہ بان ہمارا خداوند یسوع مسیح ہووے آمین - اور جو انوکھی تعلیمات خلاف عیسائی مذہب کے ہمارے بزرگوں نے غلطی اور غلط فہمی سے جاری کر رکھی ہیں اُنہیں چھوڑ دیں کہ یہی ایک اعلیٰ طریقہ ہماری دینی اور دُنیاوی بہبودی کا ہی*

راقم ایک عیسائی سیّد

انتخاب اخبارات

ایک برہمن کا اصطباغ - ۲ دسمبر کی شام کو بنگلور میں سخت فساد ہوا - بڑے دن کے روز ایک شخص گلو دا پرشاد پانڈک نامی نوجوان برہمن بلندی ملک کے باشندے کو پادری ڈبلیو سیپنک متعلقہ وسلین مشن نے اصطباغ دیا - اس برہمن کو اُسکے عزیزوں نے ناجابر فضول طور پر روکنا چاہا - جمعرات کو جب مسٹر سپنک اور مسٹر سمتھ گاڑی میں جاتے تھے بازار کے قریب اُنکو ایک ہزار آدمیوں نے گھیر لیا اور گاڑی کو روکا - اینٹ پتھر پھینکے - مسٹر سمتھ کے منہہ پر چوٹ لگی اور یہہ اور مسٹر سپنک گاڑی سے نکل کر بھاگے - عوام نے انکا تعاقب کیا - کچھ دور جاکر اُنہوں نے ایک ڈسپنسری میں پناہ لی - ڈپٹی مجسٹریٹ انچارج بابو نندلال باغچی اُس مقام پر آئے اور پادری صاحبان کو اپنے گھر پہنچایا - لوکل پولیس اس معاملہ کی تحقیقات میں مصروف ہی*

مدراس پروگریس ناقل ہی کہ گورنمنٹ ٹرکی نے دس سال کے سخت تقاضے اور انتظاری کے بعد اکسپلوریشن فنڈ کو جنوبی زمین پالسٹین کے کھودنے اور تحقیقات کرنیکی اجازت دی ہی - مسٹر فلنڈرس پٹری فورًا کام شروع کرینگے - اور اُمید کی جاتی ہی کہ نہایت مفید باتیں ظاہر ہونگی - شاہانِ اسرائیل کی یادگاریاں اور کنعان کی قدیم قوموں کی گلی تواریخ زمین سے کھود دی اور برآمد کی جائیگی اور یقینًا جب یہہ باتیں ظاہر و ہویدا ہونگی تو عہد عتیق کی تفسیر

کرنے میں مدد ہوگی۔ یہہ ایک بڑا تعجب خیز ماجرا ہی کہ گذشتہ چند برسوں سے کیونکر زمانہائے دراز کی خاک کے تلے سے گواہ اُٹھے ہیں اور موسیٰ اور صحف انبیا کے نوشتوں کی صحت پر شہادت دے رہے ہیں

ہم ذیل میں پروگریس مدراس سے ایک فہرست مسیحی دنیا کی یونیورسٹیوں اور اُنکے پروفیسروں اور طالب علموں کی درج کرتے ہیں تاکہ لوگوں کو معلوم ہو کہ مسیحی ملکوں اور قوموں میں کسقدر آج کل علمی ترقی ظہور میں آرہی ہی۔ اخبار مذکور نے یہہ فہرست (جرنل روزنامچہ) تعلیم سے لکھی ہی:۔

قوم و ملک۔	نمبر یونیورسٹی۔	نمبر پروفیسر۔	نمبر طالبعلمان
ناروے	۱	۴۶	۸۸۰
فرانس	۱	۱۸۰	۹۳۰۰
بلجیم	۴	۸۸	۲۴۰۰
ہالینڈ	۴	۸۰	۱۶۰۰
پورٹیگل پرتگال	۱	۴۰	۱۳۰۰
اٹلی	۱۷	۶۰۰	۱۱۱۴۰
سویڈن	۲	۱۷۳	۱۰۱۰
سوئزرلینڈ	۳	۹۰	۲۰۰
رشیا روس	۸	۵۸۲	۶۹۰۰
ڈنمارک	۱	۴۰	۱۴۰۰
آسٹریا	۱۰	۱۸۱۰	۱۳۶۰۰
سپین	۱۰	۲۸۰	۱۴۲۰۰
جرمنی	۲۱	۱۰۲۰	۲۵۰۸۴
گریٹ برٹن	۱۱	۳۳۴	۱۲۴۰۰
یونائیٹڈ اسٹیٹس امریکہ	۲۶۰	۴۲۴۰	۶۹۴۰۰

نیشنل کانگرس اور گورنمنٹ

اکثر اخبارات میں ذکر ہورہا ہی کہ کلکتہ میں یہہ عام افواہ پھیل گئی ہی کہ گورنمنٹ علی طور پر نیشنل کانگرس کے زور کو دبانا چاہتی ہی خفیہ پولیس کی معرفت مشہور معاونین کانگرس کے نام لکھ لئے گئے ہیں۔ اور حتی کہ جو لوگ ڈیلیگیٹ لوگوں کی خاطر و مدارات میں مصروف تھے اُنکے نام بھی اس فہرست میں درج کرلئے گئے ہیں جسکا نتیجہ یہہ سمجھا جاتا ہی کہ ان لوگوں کو کوئی سرکاری ملازمت نہ مل سکیگی۔ آفتاب پنجاب لکھتے ہیں کہ یہہ سب فقرہ بازوں کے نقرے ہیں۔ اور کانگرسیوں کو صلاح دیتے ہیں کہ ادب و عجز کے ساتھ حفظ مراتب کو ملحوظ رکھیں اور گستاخی سے محترز رہیں کیونکہ گستاخ چشمی اور بے ادبی کو گورنمنٹ تو کیا کوئی عام آدمی بھی پسند نہیں کرتا جس شخص کو صرف عرض کرنے کا ہی رتبہ حاصل ہو اُسکا فرض یہہ ہی کہ ادب اور تعظیم کے ساتھ گذارش کرے۔ اور عرض کے رد و قبول کا اختیار مالک کے ہاتھ ہی۔ عدم قبولیت پر عرض کرنیوالے کو کوئی حق حاصل نہیں کہ وہ خفا ہو ہم اپنے ہمعصر کی اس عمدہ صلاح کی تائید کرتے ہیں مگر جب ان باتوں پر غور کیا جاتا ہی تو کچھ اور خیالات پیدا ہوتے ہیں مثلاً کانگرس والے کہتے ہیں کہ ہم اپنے حقوق کے طالب ہیں تو اس سے یہہ ظاہر ہوتا ہی کہ گورنمنٹ حق شناس نہیں۔ بلکہ حق تلفی کو اپنا شعار بنا رکھا ہی۔ اور جب اہل کانگرس کہتے ہیں کہ ہم انصاف کے طالب و خواہاں ہیں تو معلوم ہوتا کہ گورنمنٹ منصف و عادل نہیں ہی اور کانگرس کے دباؤ بغیر طریقہ انصاف اختیار نہ کریگی۔ پھر جب کانگرس اپنا منشا ظاہر کرتی کہ ہم ملک کے طریقہ انتظام میں اصلاح چاہتے اور اہل ملک کے سود و بہبود کی تدابیر پر گورنمنٹ کو متوجہ کرانا چاہتے ہیں تو اس سے یہہ نتیجہ مفہوم ہوتا کہ گورنمنٹ انگلشیہ کو باوجود سو سوا سو برس کی حکومت ہند کے تجربہ کے اس ملک کے لوگوں کے سود و بہبود کی تدبیریں نہ سوجھیں اور ارا کین گورنمنٹ اُن مفید امورات کو بغیر اہل کانگرس کی تعلیم دہی کے معلوم نہیں کرسکتے۔ بہر حال کانگرس جو کرنا چاہے کرے کچھ تو ہوگا۔ بقول شخصے تانہیں تو دلیا تو ہاتھ آئیگا ✠

اخبار قیصری

جالندھر جیسا سود و ربا پر جلسہ ہائے انجمن تحقیق ارباب کے لکچراروں کے مسلسل مضامین شایع ہورہے ہیں۔ ۱۷ جنوری کے پرچہ میں شاہ محمد صاحب ہیڈ ماسٹر کا مضمون بڑا مُدلل اور دلچسپ ہی۔ جسکا خلاصہ یہہ ہی کہ اللہ تعالیٰ نے ربا منع کیا ہی سود منع نہیں کیا۔ سود کے برابر کا لفظ عربی میں منافع ہی اگر کسی صاحب سے دریافت کیا جائے کہ منافع حلال ہی یا حرام تو منافع کو حلال کہیگا۔ سود اور منافع میں کچھ فرق نہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہی کہ نہ سود حرام ہی نہ منافع حرام ہی۔ سود کا بند کرنا مولوی صاحبان کی منطق کا نتیجہ ہی۔ اس مسئلہ نے مذہب محمدی کو بہت ضعف دیا ہی۔ ایسا حکم اللہ تعالیٰ کیطرف سے نہیں ہوسکتا۔ زمانہ حال میں بغیر سود دیئے کام نہیں چل سکتا۔ پرانے خیالات کے لوگ ابتک اسکے خلاف معلوم ہوتے ہیں بہر حال ہم دیکھنا چاہتے ہیں کہ بالآخر جمہور اسلام اس مسئلہ کا کیا قطعی فیصلہ کرتے ہیں ✠

برقی طاقت سے ایک نیا فائدہ۔ روزمرہ کے استعمال کے لئے برقی طاقت کو نئے پیرایہ میں لاکر نیویارک کے ایک ڈاکٹر نے عجیب ایجاد کی ہی۔ انہوں نے ٹیلیفون کی تاروں کو شفاخانہ شہر کے اُن کمروں میں جہاں مریض رہتے پھیلا یا ہی۔ اور ہر ایک مریض کی چارپائی کے ساتھ ایک ایک تار کا الحاق کرکے ان سب کو پھر الگ ایک اور کمرہ میں لگا دیا ہی اس سے یہہ فایدہ نکلا ہی کہ اگر مریض کی حاجت یا اسکی تکلیف دریافت کرنا ہو تو بغیر دوسری کے وہ اُس کمرہ میں چلا جائے جہاں تاریں لٹکتی ہیں۔ وہاں یہہ ترکیب کی گئی ہی کہ جس مریض کی چارپائی کے ساتھ جس تار کا الحاق ہی اُس تار کے نیچے مریض کا نام معہ نشان و پتہ لکھا ہی جہاں ایک آدمی بھی کھڑا رہتا ہی جسکا کام یہہ ہی کہ وہ اُس شخص کے نام کے نیچے جس سے منہا پنے سوراخ میں اس تار کو رکھدیگا۔ آپ

بذریعہ ٹیلیفون مریض سے باتیں کیجیے اور حالات دریافت کرکے تشریف لے جائیے۔ اس ایجاد نے بہت آرام دیا ہے۔ اور بخوبی کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ چنانچہ اب تجویز ہے کہ اس طریقہ کو تمام شفاخانوں میں جاری کردیا جائے۔

حیدرآباد کا خون - اظہار عبدالرحمن - میں اور عبدالواحد میرے مالک نئے پل کو گئے یہہ پل افضل گنج کے قریب ہے اور ایک گاڑی ۷ بجے شام کو کرایہ لی ہمنے ایک بڑھیا عورت کو جو اب حراست میں ہے جسکے نام سے میں واقف نہیں ہوں گاڑی میں بٹھایا اور بھیجا کہ مقتولہ کو جاکر لے آ۔ ہم پل کے کنارہ منتظر رہے کہ بڑھیا اس مقتولہ کو لئے ہوئے آئی ہمنے کہا کہ تم ابوالحسین کے مکان کو بڑھو ہم بھی پیچھے پیچھے چلے۔ جب ہم گلی کے قریب پہنچے جو ابوالحسین کے مکان کو گئی ہے تو ہمکو بڑھیا آتی ہوئی ملی جب وہاں پہنچے تو دیکھا کہ گاڑی کھڑی ہے اور عورت اُسمیں بیٹھی ہے۔ ہم ابوالحسین کے مکان کو آئے ابوالحسین باہر آیا اور عورت کو لے گیا جب مکان کے اندر گئے تو ابوالحسین نے عورت کو اپنی گدی پر بٹھایا وہاں میرے مالک خود بیٹھے ہوئے تھے۔ عورت کو بٹھاکر ابوالحسین خود بھی بیٹھے ایک بوتل شراب اور گلاس بھی یہاں تھا مجھے کہا کہ تم باہر جاؤ میں دوسری کوٹھری میں چلا گیا۔ (مجسٹریٹ موقع واردات دیکھ چکے ہیں معلوم کرلیا کہ کمرہ کہاں ہے) ابوالحسین نے میرے مالک سے جام شراب پینا چاہا مگر اُنہوں نے انکار کیا تب عورت کو زبردستی جام شراب پلایا گیا بعد اسکے اُسنے گردن میں رومال رکھا اور تنگ کھینچا (پھانسی دی گئی) عورت گری ابوالحسین نے موسل جو قریب کھڑا تھا اُٹھایا اور داہنی کنپٹی میں تین چار بار مارا کہ خون نکلنے لگا میرے مالک نے کہا کہ تم (ابوالحسین) اسکو ہلاک نہ کرو چھوڑدو اگر زیور چاہتے ہو لے لو تب ابوالحسین نے گھوم کر میرے مالک کو دھمکایا کہ اگر تم آواز نکالوگے تو تم کو بھی ہلاک کردونگا۔ تب میرا مالک باہر چلا گیا۔ میں خوف کے مارے کوٹھری کے گوشہ میں کھڑا دیکھا کیا۔ ابوالحسین نے مقتولہ کو کچھ کپڑے میں گٹھری کے طور پر باندھا اور زیور اُتار کر اُسکی پوٹلی باندھی اور دونوں کو ایک کمرہ میں رکھکر مقفل کردیا۔ میں باہر نکلا جب صبح کی توپ چلی تھی میرے مالک باہر کھڑے تھے اُنہوں نے کہا کہ میرے ساتھ گھر چلو میں ساتھ ہوا اور گھر کو آئے۔ میرے مالک اپنے بھائی عبدالکریم کے ساتھ رہتے ہیں۔ میں جب سے اپنے موضع سے حیدرآباد کو آیا اپنے مالک کا ملازم ہوں۔ مقتولہ کو داہنی کنپٹی پر مارنے کے علاوہ ابوالحسین نے موسل سے سینہ پر اور دو ایک بار پشت پر مارا موسل مارتے وقت متوفیہ کچھ تڑپتی تھی۔ دس بجے شراب پینے کا کچھ جھگڑا شروع ہوا تھا اور گیارہ بجے رومال عورت کی گردن میں باندھا گیا جب عورت مرچکی تو ساڑھے تین بجے ہونگے۔ ہلاکت کے وقت اُسنے جو شور وغل مچایا وہ بچے کی سسکیوں کے مانند تھا۔

پٹیالہ

مقدمہ خون ۱۲ جنوری روز شنبہ کو اس مقدمہ کی پیشی ہوئی قیدی سب اجلاس پر حاضر ہوئے وکیل کوتوالی نے بیان کیا کہ سرکار کیطرف سے پیروی مقدمہ کے لئے بارسٹر مقرر ہوئے ہیں اجلاس ملتوی کیا جاوے۔ چنانچہ ۹ جنوری کو پیشی مقرر ہوئی ہے خبر ہے کہ صاحب رزیڈنٹ نے اس مقدمے کا غذات کے نقول ملاحظہ کے لئے طلب کئے ہیں۔ اور بعد مشورہ سرکار نے آنریبل بدرالدین حبیب جی بارسٹر اور ہرمزجی صاحب وکیل کو اس مقدمے کے چلانے کے لئے مقرر کیا ہے۔ غالباً از سرِ نو تحقیقات ہوگی اور پورا انصاف ہوگا۔

کلکتہ میں افواہ ہے کہ گورنمنٹ اُن طالبعلموں کو جنہوں نے اجلاس کانگریس کے موقعہ پر والنٹیر ہوکر ڈیلیگیٹ لوگوں کی خدمت کی نوکری نہیں دیگی۔ اسپر سیول لکھتا ہے کہ گورنمنٹ دانا نہیں ہے کہ اُنکی بیوقوفی پر خیال کرے۔

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

مسٹر اوبراین کا اخبار موسومہ انسپریس ایسپل مظہر ہے کہ مسٹر پارنل نے اپنی پارٹی کی سرگروہی سے علیحدہ ہونا منظور کرلیا ہے۔

ڈاکٹر کوچ نے ایک آرٹیکل شایع کیا ہے جسمیں وہ اپنی اکسیر کے اجزا کو ظاہر کرتے ہیں۔ یہہ صرف گلیسرین اور ایک نباتاتی شی کا جوہر ہے جو مزروعہ نوآبادیوں سے حاصل ہوتا ہے۔

یونائیٹڈ سٹیٹس کے کالج اور بڑے بڑے مدرسوں میں آجکل جینس کی تعلیم بڑی ترقی پر ہے۔ بعض جگہوں میں بڑے اُستاد کا کل وقت اسی صیغہ میں صرف ہوتا ہے۔

پرنس البرٹ کے شہزادے نہ صرف علم ہی تحصیل کرتے ہیں بلکہ اُنکے ہاتھوں کے لئے بھی کام دیا جاتا ہے کہتے ہیں کہ وے ایک ہوشیار کاریگر کے زیر نگرانی ایک نفیس عمارت تعمیر کرسکتے ہیں۔

لنڈن میں اتوار کے دن خطوط تقسیم نہیں کئے جاتے سنیچر کے دن رات کے دس بجے ڈاکخانہ بند ہوتا اور پیر کی صبح کو کھلتا ہے۔ خدا کی فرمانبرداری ہر ایک برکت حاصل ہونے کا باعث ہے۔

گورنمنٹ روس نے سائبریا میں ریلوے بنانے کی تجویز منظور کرلی۔ یہہ ریلوے ایک ہزار نو سو اٹھ میل لمبی ہوگی اور اسپر ۲۲ کروڑ روپیہ خرچ ہوگا۔

روسی ریلوے سمرقند کے منظور شدہ نقشے کے لحاظ سے پانچ سو میل کا سفر چار روپیہ چھ آنہ میں طے ہوسکتا ہے۔ ہر ایک مسافر گاڑی میں ایک گاڑی کھانے کے سامان کی اور تمام درجوں میں گرم و سرد پانی مل سکے گا۔

ولیعہد روس نے اپنے سفر درمیان بمبئی و سنگاپور

میں ملازمان جی آئی پی ریلوے کو ہیرے اور سونے کی انگوٹھیاں بطور انعام خدمات لائقہ عطا کیں +

قاہرہ میں افواہ ہو کہ سر اولن بیرنگ قسطنطنیہ میں سفیر مقرر ہونگے - اور سر آکلنڈ کالون جناب ملکہ معظمہ کے ایجنٹ مصر میں مقرر ہونگے - شاید مقدم الذکر طہران کے سفیر مقرر ہوں +

سلطان روم نے آرمینا کے تمام پولیٹکل قیدی رہا کر دیئے ہیں - اس تجویز نے بہترین خیالات پبلک میں پیدا کر دیئے ہیں +

تمام یورپ میں امسال غیر معمولی سردی پڑی ہو - کئی حصوں میں ریلوے برف کے باعث رُکی ہوئی ہو دریائے سین اور دان بندرگاہ ٹولن جھیل کونسٹنس اور جھیل جنیوا تمام یخ بستہ ہیں +

اخبار قیصری جالندھر لکھتا ہو کہ فرانس کے یہودیوں نے پوپ آف روم سے ایک جلد انجیل چھ لاکھ روپیہ کو خریدی ہو - یہہ بڑی کتاب یہودی زبان میں ہو +

لنڈن گزٹ میں ایک اشتہار اس مضمون کا شایع ہوا ہو کہ تمام سونے کے سکّے جو حضور عالیہ ملکہ معظمہ کے آگے بنے ہوئے ہیں ۱۸ فروری ۱۸۹۱ء سے انکا استعمال اُٹھا دیا جائیگا + .

برہما کے لوگ کچھوے کے انڈے بڑے شوق سے کھاتے ہیں - وہاں کے بازاروں میں یہہ انڈے کثرت سے فروخت ہوتے ہیں ہفتہ بھر میں ڈھائی لاکھ انڈے دریائے باسین سے نکالے جاتے ہیں +

کابل کی خبر ہو کہ وہاں ایسا سرد موسم ہو کہ گذشتہ سالوں میں مدت سے دیکھنے میں نہ آیا - کئی رستے بند ہوگئے سیاح جنکی امسال توقع کی جاتی تھی موسم بہار کے شروع میں نظر آئینگے +

اخبار ہندوستانی سر سیّد احمد خان بالقابہ کو صلاح دیتا ہو کہ محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کا جلسہ کرسمس کی تعطیلوں میں نہ کیا کریں - دسہرہ کی تعطیلوں میں کیا کریں +

مہر نیمروز یہہ لکھکر کہ دنیا میں آج ۲۲ کروڑ جلد بائیبل کی پھیلی ہوئی ہیں - لکھتا ہو کہ قرآن کی اس سے بھی زیادہ ہیں - ہمعصر کو معلوم نہیں کہ دنیا میں ۲۲ کروڑ مسلمان بھی نہیں ہو +

سر انڈرو سکوبل کا مسودہ عمر رضامندی پیش ہوگیا - وائسرائے نے تقریباً اسکی تائید کی مگر لنڈن ٹیمس کی پکار ہو کہ عمر مجوزہ یعنی ۱۲ سال تھوڑی ہو +

کراچی کے شیعہ اور سنیوں میں سلطان روم اور شاہ ایران دونوں کے نام کا خطبہ جمعہ اور عیدین میں پڑھنے پر اختلاف تھا - اب فیصلہ وصفائی ہوگئی کہ دونوں کے نام کا خطبہ پڑھا جاوے +

بمبئی میں حاجی حسین آغا علی پارسی غبارہ باز نے ۷ ماہ حال کو اپنا آتشی غبارہ چڑھایا - اسکا غبارہ کامیابی کے ساتھ قریب ۱۰۰۰ فیٹ کی بلندی تک چڑھا +

ٹونک کے وزیر نواب عبید اللہ خان سی آئی ای اپنے بیٹے محمد عبد اللطیف خان کو سفر جاپان کے لئے بھیجنے والے ہیں - یہہ ایک عمدہ نظیر ہو کہ ایک مسلمان ریاست کا امیر ایسے سفر کا عازم ہو +

اخبار عام لکھتا ہو کہ جیسور میں اور مہر نیمروز لکھتا ہو کہ جیپور میں بہت تعداد مسلمانوں کی پادریوں کے جلکہ سے عیسائی ہو رہی ہو - معلوم نہیں یہہ کونسا مقام ہو +

مہاراجہ سیندھیا کی شادی ستارا کے بھتی صاحب کی دختر سے ہوئی - دھوم دھام اور جلوس وغیرہ کے خرچ کا اندازہ قریب ۱۵ لاکھ کے کیا گیا ہو - دیسی ریاستوں کی فضول خرچی نہ معلوم کب راہ راست پر آویگی +

ولیعہد روس جس جہاز میں تشریف لائے ہیں اس جہاز کے ملاح بمبئی میں بازاری لوگوں کو دق کرتے اور فساد مچاتے ہیں - لوگ شاہی مہمان کے ملازم سمجھکر برداشت کرتے ہیں +

دہلی میں ولیعہد روس نے کئی لاکھ کا اسباب خریدا - اسپر قیصر الاخبار کرنال لکھتا ہو کہ یہہ بھی ایک چال ہو - معلوم نہیں اسمیں کیا چال خیال کی گئی ہو +

ہندوستان میں عام حفاظت کے لئے ایک لاکھ چالیس ہزار پولیس کے ملازم ہیں - اور ۸ لاکھ دیہات کے چوکیدار ہیں - تاہم چوری کی وارداتیں کم نہیں ہوتیں +

بمبئی یونیورسٹی کے امتحان داخلہ کے لئے بیس پارسی لڑکیاں حاضر تھیں - اُنہوں نے سکنڈ لینگویج کے لئے فرنچ زبان پسند کی ہو

نیشنل کانگرس کی انتظامی کمیٹی کیطرف سے شرکت جلسہ کے ٹکٹ نواب لفٹنٹ گورنر بنگالہ کیطرح حضور وائسرائے کی خدمت میں بھیجے گئے تھے لیکن اُنہوں نے نہ واپس کئے - نہ کچھ جواب دیا - نہ تشریف لائے +

گوہر کلکتہ لکھتا ہو کہ وہ منصوری پر ایک ایڈیٹر کو بلا اجازت پریس قایم کرنے کے جرم میں ۵۰۰ روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی - بصورت عدم ادائے جرمانہ ڈھائی مہینے کی قید +

ولیعہد روس ۲۶ ماہ حال کو رونق افروز کلکتہ ہونگے - اور اُنکے قیام کا پروگرام جسمیں دارجلنگ کا جانا بھی شامل ہو جلد مشتہر ہوگا +

کلکتہ سے بمبئی تک ایک جدید سلسلہ تار برقی بنگال وناگپور ریلوے کی راہ سے ماہ فروری کے اخیر میں قایم کیا جائیگا جس سے ٹیلیگرام پہنچنے میں زیادہ آسانی اور سرعت ہوگی +

پانڈیچری میں ہندو بیواؤں کی شادی کو

رواج دینے کے لئے جابجا جلسے فراہم ہوتے ہیں اگر ہندوؤں کی شادیوں کا رواج علی العموم جاری ہو جائے تو ملک ہند سے بہت جرائم رفع دفع ہونگے +

حضور وایسرائے کلکتہ سے شملہ کو روانہ ہونگے ہوئے شروع ماہ اپریل میں الہ آباد کا سرشتہ آبرسانی افتتاح فرماوینگے۔ اور یہہ بھی خبر ہو کہ وہ دہلی میں بھی کچھ روز قیام فرماوینگے +

دہلی کا کار ریلوے کے ملازموں کو یکم فروری سے موقوفی کے نوٹس مل گئے۔ کیونکہ اُس تاریخ کو یہہ ریلوے جاری ہو گی اور ویسٹ انڈین ریلوے کے ملازم یہاں کام کرینگے +

بریلی کے مدرسہ علم الہی سے ۱۵ واعظ اور ۵م استاد کام کے کھیت میں روانہ کئے گئے۔ تا ہنوز وہاں سے ۸۰ واعظ اور ۵م استاد کام کرنیکے لئے ہر طرف بھیجے گئے ہیں +

بنارس کا اخبار لکھتا ہو کہ یہاں کے تمام چنڈو خانے حکماً اٹھا دیئے گئے ہیں۔ وہاں ہنومان نامی ایک چنڈو خانے والے کو ایک سو روپیہ جرمانہ اور چھ ماہ قید ہوئی +

لکھنؤ میں تاریخ ۳ جنوری عالم باغ میں ایک ہندوستانی عورت کی لاش معہ بچہ بندھی ہوئی کنوئیں سے نکالی گئی۔ جو عرصے پڑی تھی سڑنے سے بو آئی۔ پولیس سرگرم تحقیقات ہو۔ ابھی تک مجرم کا پتہ نہیں ملا +

لکھنؤ میں ۱۰ جنوری کو وردا ماتحہ کی مخالفت میں اہل سنت کی طرف سے بڑا جلسہ ہوا۔ ۱۲ یا ۱۳ ہزار آدمی جمع تھے۔ تہذیب ناقل ہو کہ بعض خیالات سے شیعوں کی دل شکنی ہوئی جس سے جلسے کے سپیکر پر بہت بڑا الزام آتا ہو +

برار ممالک متوسط میں ڈاک پر ڈاکہ پڑا۔ بدمعاشوں نے ڈاک کی تھیلی چاک کر ڈالی۔ خطوط وغیرہ پھاڑ پھینکے اور کل مال و اسباب لوٹ کر فرار ہو گئے +

گورنمنٹ بمبئی نے پونا میں ایک مدرسہ کھولا ہو جسمیں نوجوان مجرم جو قید خانہ میں آتے ہیں انکی تعلیم و تنبیہہ کرنیکا انتظام کیا جائیگا +

سُنا گیا کہ سادول سنگھ اپنے بیٹے کے مشورہ سے قتل ہوا تھا۔ برہمن کے ہاتھ سے ہلاک کروایا۔ فرزند رشید اور برہمن دونوں جرم سے اقبالی ہیں۔ تحقیقات شروع ہو +

کشمیر میں آجکل بباعث برفباری غربا لوگ نہایت تنگ ہو رہے ہیں۔ غلہ ہیزم۔ کوئلہ وغیرہ کا نرخ گرانی پر ہو۔ سردی اس شدت کی پڑتی ہو کہ گویا تمام ملک کرہ زمہریر ہو رہا ہو +

لاہور کے لوگوں کا کثرت بارش کے سبب ناک میں دم آگیا۔ یہہ ہی حال لودیانہ وغیرہ کا ہوا مگر دہلی و حصار میں قلت بارش کی شکایت ہو +

پنجاب میں ماہ نومبر میں ۶۷ ہزار ۹ سو ۳۵ بچے پیدا ہوئے۔ انمیں ۳۴ ہزار ۸ سو ۹ لڑکے اور ۳۲ ہزار ۳ سو ۷ لڑکیاں۔ اسی ماہ میں ایک لاکھ ۹ ہزار ۸ سو ۲۷ آدمی پنجاب میں فوت ہو گئے +

جالندھر میں دو روز تک برابر بارش رہی ۶ تاریخ کو بوقت شب دو مسافر کریم بخش کے پاس ایک دکان میں دو لوہار جو مارے سردی کے زمین پر اکٹھے سوئے ہوئے تھے چھت کے گرنے سے دبکر مر گئے +

راولپنڈی میں جو ایک معظم آدمی لوگوں کو دھتورہ کھلانے کے جرم میں گرفتار ہوا ہو وہ پشاور کا باشندہ ہو۔ پہلے چار مرتبہ سزایاب ہو چکا ہو ابھی اُسکو جیل سے نکلے صرف چار مہینے ہوئے تھے کہ پھر پکڑا گیا +

بارہ گھر عرضی سبھا لاہور میں ایک رزولیوشن پاس ہوا ہو کہ بوقت شادی لڑکے کی عمر کم از کم ۱۶ برس اور لڑکی کی عمر بارہ برس کی ہونا ضرور ہو +

تار کی خبریں

برلن۔ ۱۴ جنوری۔ میجر وسمین کو خلل دماغ کے باعث گورنمنٹ جرمنی نے افریقہ سے واپس طلب کر لیا ہو +

سینٹ پیٹرسبرگ۔ ۲۱ جنوری۔ اخبار نوو ریمیا اس امر پر زور دیتا ہو کیونکہ کاشغر پر چین والوں کا بڑا قبضہ ہو۔ اور کشمیر میں برٹش گورنمنٹ کو فوق حاصل ہو۔ اسلئے پامیر کے میدانوں میں روسی پروٹکٹوریٹ مقرر ہونا چاہیئے +

لنڈن۔ ۲۱ جنوری ٹوکیو سے خبر آئی ہو کہ جاپان کے جدید مکانات پارلیمنٹ آتشزدگی سے تباہ ہو گئے ہیں +

الہ آباد۔ ۲۰ جنوری منگل کے روز مسٹر [illegible] سابق ڈسٹرکٹ جج فیض آباد ناجائز مال الاحتفاظ دینے کی علت میں ہائیکورٹ کے پیش ہوا۔ اور اسکو ۱۲ ماہ قید بامشقت کی سزا ہوئی +

الہ آباد۔ ۲۱ جنوری جمعہ کے روز کونسل وضعان آئین و قوانین کے اجلاس میں مسودہ عمر رضامندی پر ایک ماہ کے اندر رپورٹ کرنیکے واسطے منتخب کمیٹی مقرر ہوگی۔ جسمیں آنریبل مسٹر سکوبل۔ مسٹر ہچنز۔ مسٹر ایلس۔ مسٹر جسٹس پرومیش چندر مترا۔ مسٹر نلگرد۔ اور مسٹر محمد علی خان شریک ہونگے +

پائونیر کا بیان ہو کہ سنٹرل محمڈن ایسوسی ایشن کلکتہ

جسکا بنگال کی کئی شاخوں پر اقتدار ہی مسودہ کو پسند کرتی ہی۔ کہتے ہیں کہ برٹش انڈین ایسوسی ایشن حضور وایسرای سے استدعا کیا چاہتی ہی کہ مسودہ مذکور پر ۶ ہفتہ تک غور نہ کیجائے +

پیرس۔ ۲۱ جنوری فرانسیسی کونسل نے اُن لوگوں کی مدد کیواسطے ۱۰۰ لاکھ فرانک منظور کیا ہی جو برف اور سردی سے مبتلائے مصیبت ہو رہے ہیں +

لنڈن۔ ۲۱ جنوری دپیپر تیسیو کی تازہ خبروں سے واضح ہوا ہی کہ فوج چلّی کا ایک حصہ باغیوں کے ساتھ شامل ہو گیا ہی۔ اور باغی بھاری لڑائی کے واسطے تیاریاں کر رہے ہیں۔ برٹش۔ فرانسیسی۔ اور امریکن جنگی جہاز اپنی اپنی رعایا کی حفاظت کیواسطے جاتے ہیں +

رنگون۔ ۲۱ جنوری ڈاکٹر ریک سر سیجر ماسن آج رنگون سے کلکتہ کو روانہ ہوتے ہیں۔ وہ رنگون ہو لیین تھاشیو اور برہم کا دورہ کر آئے ہیں۔ جہاں سے وہ معلومات کا بڑا ذخیرہ لائے ہیں +

بمبئی۔ ۲۲ جنوری رنلام کو ایک وسیع لین کے ذریعہ سے چپال کے ساتھ شامل کرنیکی تجویزیں ہو رہی ہیں اور ایک شاخ اجین کو جاری کی جائیگی۔ اور سلسلہ ریل جھالراپاٹن اور لوتھا تک بڑھایا جاویگا +

بمبئی۔ ۲۲ جنوری لارڈ اور لیڈی ونلاک کل رات کی ڈاک گاڑی میں نہضت فرمائے مدراس ہوئے ٹیشن کی تعظیمی گارڈ موجود تھی +

لنڈن۔ ۲۲ جنوری لارڈ سالسبری نے کیمبج میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ آیرلینڈ کے گذشتہ واقعات سے جو سبق حاصل ہوا ہی وہ یہہ ہی کہ مذہبی پیشواؤں کو بہت ہی طاقت حاصل ہی۔ اگر ہوم رول منظور ہو گیا تو آیرلینڈ پر حکمران ہو گا۔ اور السٹر کو پاؤں سے روندیگا +

غزل

کوئی شافی مریض گنہہ کے لئے ولا ابن خدا کے مثال نہیں۔
جسے بخشے وہ دست کرم سے شفا اُسے قدہ بھی رنج و ملال نہیں
ہوئے گرچہ بہت سے رسول و نبی ولے ایسا کسیکا جلال نہیں
جو کمال ہی عیسی کی ذات میں بس کسی اور میں ایسا کمال نہیں۔
کہیں اندھوں کو بخشا ہی نور نظر کہیں لنگڑوں کو چلنے کی تاب و تواں
کہیں بخشی ہی گونگوں کو اُسنے زبان کسی اور کی ایسی مجال نہیں
کہیں اُسنے جذامی کو بخشی شفا کہیں حکم سے مردوں کو زندہ کیا
کہیں آب سے وہی مے ناب بنا کہ تھا جسکا کسیکو خیال نہیں
وہی بند گنہہ سے کریگا رہا وہی شیطاں کو دیگا شکست دلا
یہی تکیہ ہی شبلا کا بس یہہ سدا کسی اور سے کرنا سوال نہیں۔

راقم یعقوب مسیح مدرس مشن اسکول
رڑکی

اشتہار

الور۔ راجپوتانہ مشن کے لئے ایک مسیحی عورت بیبل ویمن وزنانہ ورکر کی ضرورت ہی تنخواہ پانچ روپیہ ماہوار ملیگی۔ اگر شوہر دار ہو تو اُسکے شوہر کو بھی بشاہرہ آٹھ روپیہ ماہوار ٹیچر کے کام پر مامور کیا جائیگا۔ درخواست پتہ ذیل پر بھیجنی چاہیئے +

المشتہر پادری فرانسیس اشکرافٹ صاحب
الور راجپوتانہ مشن

لودیانہ

اسسال موسم سرما میں سقدر غیر معمولی اور شدت بار بار بارش کا ہونا لوگوں کی نظر میں ایسا ایک امر اجنبی

نسبت معمّر و سن رسیدہ اشخاص کا قول ہی کہ بہت برسوں سے ایسا دیکھنے میں نہیں آیا۔ ۲۲ ماہ حال کو صبح سے بادل تمام دن آسمان پر چھائے رہے اور رات کے بارہ بجے سے برسنا شروع ہو کر ۲۳ تاریخ دن کے ۴ بجے تک لگاتار برستا رہا۔ مگر خیر یہہ تھی کہ اس بارش کے ساتھ ژالہ باری نہ ہوئی۔ سردی بدستور اپنا زور دکھا رہی ہی۔ آفتاب بھی سردی کے مارے اپنا چہرہ روز و شب لحاف ابر میں چھپائے رہتا۔ ہر وقت ابر غلیظ محیط آسمان رہتا ہی۔ جس سے خیال کیا جاتا ہی کہ شاید اور بارش ہوگی +

گذشتہ اتوار کو شہر کے گرجا میں عیسائی سیاح سادھو رابرٹ میکل نے حاضرین کو انجیل کی خوشخبری سُنائی اور سبھوں نے بغور و توجہ اُنکی باتوں کو سُنا۔ یہہ سادھو صاحب بمبئی کے باشندے ہیں۔ عیال و اطفال کچھ نہیں رکھتے۔ نہ کسی مشن سے تنخواہ پاتے اور نہ کسی کے سامنے لب سوال کھولتے۔ ہمیشہ ہندوستان کے مختلف ملکوں میں دورہ کرتے اور انجیل کی منادی کرتے ہیں۔ آپ گیروا لباس بدیں خیال پہنتے ہیں کہ سفر میں جلدی سے میلا نہیں ہوتا۔ ۲۷ ماہ حال کو وہ بارادہ بریلی و دہلی کے شہر روانہ ہوئے چند روز وہاں بسر کرکے اپنا ارادہ کنبہ کے میلہ میں جاکے وعظ کرنیکا ظاہر کرتے تھے۔ خداوند اُنکے کام پر برکت بخشے +

برکت علی شاہ چپراسی چونگی کی معرفت ہیلتھ رپورٹ دفتر سے معلوم ہوا کہ اس ہفتہ کی پیدائش ۴۱۔ اموات ۲۷ +

غور طلب

رات بہت گذر گئی اور صبح نزدیک ہوئی پس آؤ ہم اندھیرے کے کاموں کو ترک کریں اور روشنی کے ہتھیار باندھیں + رومیوں ۱۳ - ۱۲

واسطے پادری ای۔ پی۔ نیوٹن صاحب کے امریکن مشن پریس لودیانہ میں مسٹر ایم وایلی صاحب منیجر کے اہتمام سے چھپا